بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۵ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ؛ ۳۱ اخاء ۱۳۶۳ ہش ؛ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۴۸

اخبارِ احمدیہ

۔ ۳۰ اکتوبر ربوہ ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں مقیم ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کیلئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

: ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ :

ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو

جب تک اپنی طلب اور صبر کو آخری حد تک نہیں پہنچاتا بامراد نہیں ہو سکتا

بے صبری اچھی نہیں ہوتی اس کا نتیجہ ہلاکت تک پہنچاتا ہے

"دیکھو! انسان اپنے دنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے۔ پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے۔ کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اس کے پھل کاٹنے کے فکر میں ہو جاتا ہے۔ یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں اس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیریں اور نمونے نہیں ہیں۔ وہ سخت نادان ہے جو اس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس شخص کو بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہیئے جس کو اپنے عیب، عیب کی شکل میں نظر آ جاویں۔ ورنہ شیطان بدکاریوں اور بداعمالیوں کو خوش رنگ اور خوب صورت بنا کر دکھاتا ہے۔ پس تم اپنی بے صبری کو چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ بغیر اس کے کچھ نہیں ہے۔ جو شخص اہل اللہ کے پاس اس غرض سے آتا ہے کہ وہ پھونک مار کر اصلاح کر دیں وہ خدا پر حکومت کرنی چاہتا ہے۔ یہاں تو محکوم ہو کر آنا چاہیئے۔ ساری حکومتوں کو جب تک چھوڑتا نہیں کچھ بھی نہیں بنتا۔ جب بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی بہت سی شکایتیں بیان کرتا ہے مگر طبیب شناخت اور تشخیص کے بعد معلوم کر لیتا ہے کہ اصل میں فلاں مرض ہے وہ اس کا علاج شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے تمہاری بیماری بے صبری کی ہے اگر تم اس کا علاج کرو تو دوسری بیماریاں بھی خدا چاہے تو رفع ہو جائیں گی۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اور اس وقت تک طلب میں لگا رہے جب تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے۔ جبتک اپنی طلب اور صبر کو اس حد تک نہیں پہنچاتا انسان بامراد نہیں ہو سکتا۔ اور یوں خدا تعالیٰ قادر ہے وہ چاہے تو ایک دم میں بامراد کر دے۔ مگر عشقِ صادق کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ وہ راہِ طلب میں پویاں رہے سعدیؒ نے کہا ہے ؎

گر نیابد بدوست رہ بردن — شرطِ عشق ہست در طلب مردن

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۵-۳۲۶)

نماز کیا ہے؟

(از تحریرات حضرت مسیح موعود:)

- نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو
- نماز گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے
- نماز ایک معراج ہے۔
- نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔
- نماز مشکلات کی کنجی ہے۔
- نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔
- نماز بڑے بھاری درجہ کی دعا ہے
- انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔
- محبت الٰہی سے بھری ہوئی یاد الٰہی.... کا نام نماز ہے۔
- نماز اصل میں رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔
- نماز کیا ہے ایک دعا۔ جو درد، سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے۔
- نماز کیا ہے۔ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔
- خدا تعالیٰ کی محبت اس کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔
- خدا تعالیٰ کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔
- پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔
- نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور رقت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور میں کرتا ہے۔

خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنے اموال کو بابرکت بنائیے!

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ صفر ۱۴۰۵ھ

۳۱ اخاء ۱۳۶۳ ہش

اعمال کو حبط کرنیوالی کمزوریوں سے بچنے کا علاج

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان اور اعمال صالحہ کی بجا آوری پر بہت زور دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان اعمال صالحہ کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اعمال صالحہ ایسے ہوں کہ جناب الٰہی میں مقبول قرار پاسکیں کیونکہ بعض اوقات انسان کی اپنی کمزوری یا کسی خامی کی وجہ سے اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں لہذا انسان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ایسی کمزوریوں اور خامیوں پر بھی نگاہ رکھے اور ان پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہے جو اعمال صالحہ کے حبط ہو جانے کا موجب بن جاتی ہیں۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جہاں اعمال صالحہ بجالانے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی اعمال صالحہ کو حبط کرانے والی کمزوریوں اور خامیوں کی نشاندہی فرما کر ان سے خاص طور پر بچنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ اعمال صالحہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آدمی کو بیعت کرکے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور (یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ صرف) اتنا مان لینے سے اسے برکت ہوتی ہے ..... صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے اعمال نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو، یہ وقت دعاؤں سے گزارو، رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو، استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴، ۲)

اس کے بعد سیدنا حضرت اقدس نے یہ واضح کرتے ہوئے کہ اعمال صالحہ سے کیا مراد ہے خبردار فرمایا کہ اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں اس لئے صرف اعمال صالحہ بجالانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ انہیں حبط ہونے سے بچانے کی بھی فکر کی جائے اور ان کمزوریوں اور خامیوں سے بچا جائے جو اعمال حبط کرانے کا موجب بنتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں؟ ریاکاری (کہ انسان جب دکھاوے کے لئے عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کرکے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں۔ اس سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ اعمال صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح کی وجہ سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔"

(ایضاً صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵)

سیدنا حضرت اقدس نے اعمال صالحہ کی اہمیت واضح کرکے ان خامیوں اور کمزوریوں کی ہی نشاندہی نہیں فرمائی جن کی وجہ سے اعمال حبط ہو جاتے ہیں بلکہ ساتھ ہی ان خامیوں اور کمزوریوں سے بچنے کا علاج بھی ذہن نشین کرایا اور اس ضمن میں بتایا کہ ان کا علاج بکثرت استغفار اور متضرعانہ دعاؤں کا التزام ہے چنانچہ فرمایا:۔

"اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے تم نے اپنے آپ کو کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔

بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ انکو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔"

(ایضاً صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶)

سیدنا حضرت اقدس کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ ہمیں صرف اس بات پر ہی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ ہمیں سلسلہ حقہ میں شمولیت کی توفیق مل گئی ہے بلکہ اس شمولیت کے لازمی تقاضے کے طور پر تقویٰ کو لازم پکڑ کر ہمیں خاص تعہد سے اعمال صالحہ بھی بجالانے چاہئیں اور ان بشری کمزوریوں اور خامیوں سے بچنے کے لئے جن کی وجہ سے اعمال حبط ہو جایا کرتے ہیں ہمیں بکثرت استغفار کے التزام کو اپنا شعار بنانا چاہیئے اور بڑی کثرت کے ساتھ تضرع اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ وہ مولیٰ کریم ہمیں بشری کمزوریوں اور خامیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے مقبول اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ایمان کے حقیقی ثمرات سے بہرہ ور کرکے ہمیں دنیا و آخرت میں سرخرو کرے آمین۔ اور پھر جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس نے توجہ دلائی ہے ہمیں قرآنی دعاؤں کا بکثرت ورد کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اول ہی مقبول دعائیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے وہ سکھائی ہی اس لئے ہیں کہ جب بندے وہ دعائیں کمال عاجزی اور تضرع سے اس کے حضور مانگتے ہیں تو وہ انہیں ضرور شرف قبولیت عطا کرتا ہے:۔

ضروری اعلان

موصیان / موصیات فوری توجہ فرمائیں

بعض وجوہ کی بناء پر اس دفعہ موصیان / موصیات کو فارم ہائے اصل آمد نہیں بھجوائے جاسکے۔ اس لئے گزارش ہے کہ تمام موصیان / موصیات اپنی سالانہ آمد برائے سال ۸۴-۸۳ء (جولائی ۸۳ء تا جون ۸۴ء) نیز اپنی موجودہ جائداد سے کوئی کمی و بیشی ہوئی ہو) سادہ کاغذ پر سیکرٹری صاحب مال مقامی کی تصدیق کے بعد بھجوا دیں تاکہ سالانہ حسابات بھجوائے جاسکیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُلقِ شجاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا

(احزاب آیت: ۲۲)

سورۃ احزاب کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل نمونہ قرار دیا ہے۔ ایک ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض اعلیٰ اخلاق کی تکمیل تھی فرمایا:۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

ہر خلق آپ کی ذات والا صفات میں اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ ہر اچھے خلق کا ارتقاء آپ کی ذات میں ہوا۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ آپ کامل بشر تھے۔ آپ ہی معراج انسانیت تھے۔ آپ کی روحانی پرواز خدا کے قرب کے انتہائی مقام تک تھی۔ اس مقام تک کہ جہاں حضرت جبرائیل امین روح القدس یہ کہہ کر پیچھے رہ گئے۔

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

شجاعت ایک اعلیٰ انسانی خلق ہے قیادت کا اہل شجاع ہی ہو سکتا ہے جس میں شجاعت نہیں وہ زمام قیادت سنبھال ہی نہیں سکتا۔ شجاعت کے نتیجہ میں عزم مقبلانہ عطاء ہوتا ہے۔ قوموں کی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں۔ جب خوف و حزن کی بجلیاں قدم روکتی ہیں۔ مصائب اور فتن کی دل ہلا دینے والی کڑک کلیجہ ہلا دیتی ہے۔ لیکن خدا کا فضل شامل حال ہو اور قائد شجاع و دلیر ہو تو قوموں کے قدم رکتے نہیں بلکہ آگے بڑھتے ہیں۔ دل دہلتے نہیں وہ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ کا نعرہ بلند کرتے ہیں

۔ بصرہ میں سب سے آخر فوت ہونے والے صحابی اُم سلیم کے بیٹے جنہیں لمبا عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہنا نصیب ہوا یعنی حضرت انس بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ

(بخاری باب الشجاعۃ فی الحرب والجبن)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت بہت سخی اور بہت دلیر تھے۔ حضرت انس نے یہاں تفضیل کا صیغہ استعمال کیا ہے جس کے معنی ہیں۔ تمام لوگوں سے زیادہ حسین، زیادہ سخی اور سب سے دلیر اور شجاع تھے۔

اس کے بعد حضرت انس نے ایک واقعہ بیان کیا ہے، یہ مدنی زندگی کا واقعہ ہے۔ ایک رات مدینہ سے باہر بہت شور و غل ہوا لوگ سخت گھبرا گئے کیونکہ یہ دن خطرات کے تھے۔ لوگ گھروں سے باہر نکلے اور جدھر سے آوازیں آرہی تھیں ادھر دوڑے۔ لیکن وہ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تلوار لٹکائے اس سمت سے آرہے ہیں۔ لوگوں کو دیکھا تو فرمایا کوئی گھبراہٹ کی بات نہیں۔ کوئی گھبراہٹ کی بات نہیں۔ پھر گھوڑے کی بابت فرمایا یہ بہت اچھا اور صاف دوڑتا ہے۔

ابھی لوگ تیار ہو رہے ہیں اور قائد امت صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا دشمن کی خبر لے کر واپس تشریف لا رہے ہیں اور قوم کو حوصلہ دلا رہے ہیں سب سے زیادہ قیمتی جان جنہیں آپ کے ساتھی کہا کرتے فداک ابی و امی میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ وہ امت میں سب سے پہلے خطرہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور واپس آکر صورتحال بیان کر کے انہیں اطمینان اور تسلی دیتے ہیں۔

آٹھ ہجری کا واقعہ ہے فتح مکہ کے بعد بارہ ہزار کا لشکر حنین کی طرف روانہ ہوتا ہے یہاں مقیم ہوازن قبیلہ تیر اندازی میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔ وہ کمین گاہوں میں بیٹھ گئے۔ اور اسلامی لشکر پر ایسی شدت سے تیر برسائے کہ اسلامی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ اس کی مختلف وجوہات تھیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنی جماعتوں کی غلطی کی اصلاح کی خاطر سرزنش بھی کرتا ہے۔ اس دن مومنوں کو اپنی کثرت پر ناز ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے باز رکھنا چاہا اور فرمایا۔

وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ۔

(التوبہ آیت ۲۵)

اور حنین کے دن جب تمہاری کثرت نے تمہیں گھمنڈ میں ڈال دیا اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ اس دن مومنوں کے لشکر میں دو ہزار سے زائد وہ نو مسلم بھی تھے جو شدائد کے عادی نہ تھے۔ قربانی کے مفہوم اور اس کی حقیقت سے آشنا نہ تھے۔

ہوازن کی تیر اندازی سے لشکر کی سواریاں ایسی بدکیں کہ میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہؓ رہ گئے۔ حضرت عباسؓ حضورؐ کی خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ حضورؐ مشرکوں کی طرف سواری کو ایڑی لگا رہے تھے۔ اور زبان پر یہ رجزیہ شعر جاری تھا۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

لوگو! اگر لشکر تتر بتر ہو گیا ہے تو قائد لشکر میں خدا کا نبی ہوں۔ میں میدان میں کھڑا ہوں۔ اور اگر دل اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے تو بھی میں عبد المطلب سردار کا بیٹا ہوں۔ جنکی روایات تابندہ ہیں۔

مسند احمد میں یہ فقرہ درج ہے۔ حضرت عباس فرماتے ہیں:۔

اکفھا وھو مالایا لوما اسرع نحو المشرکین۔ (مسند احمد جلد اول ص۲۰۵)

حضور مشرکین کی طرف بڑھتے تھے اور میں سواری کی باگ تھامے آپ کو روک رہا تھا۔ اس لشکر کا نظارہ کرنا چاہتے ہیں تو عالم تخیل میں حضرت عباس اور ابو سفیان کیساتھ اس ٹیکری پر کھڑے ہو جائیے اور ایک ایک دستہ کا نظارہ کیجیے۔ کس طرح ایک ایک قبیلہ زرہیں پہنے۔ نیزے بلند کیے۔ تلواریں لٹکائے اپنی منزل مقصود مکہ کی طرف روانہ ہو رہا ہے اس لشکر کی قوت کا اندازہ ابو سفیان کے اس فقرہ سے کیجیے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو سفیان! یقین ہوا یا نہیں کہ خدا ایک ہے۔

جس پر ابو سفیان نے کہا تھا کیا اب بھی یقین نہیں آیا۔ اب کیا کسر رہ گئی۔ آپ کا ایک خدا ہمارے سب خداؤں پر غالب آگیا۔ اگر ہمارے خداؤں میں کچھ طاقت ہوتی تو ہمارے کچھ کام آتے۔

شجاعت فرع ہے خدا پر حقیقی ایمان کی اور دنیا کی بے ثباتی پر یقین اور یہ ایقان کہ یہ حیات ادنیٰ ہے اور مستعار۔ وہ شخص مقصود زندگی پا جاتا ہے جس کی حیات اس معبود حقیقی کی راہ میں قربان ہو جائے کیونکہ یہ جذبہ اور ایمان ہو تو زندگی سے موت زیادہ عزیز ہوتی ہے زندگی اس وقت تک عزیز ہوتی ہے جب خالق حقیقی کی خاطر سانس آئے اور جب اس کی خاطر سانس منقطع ہو تو پھر موت عزیز ہے۔ میرے آقا دعا و فرمایا کرتے تھے۔

اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي

اے اللہ مجھے اس وقت تک زندگی دینا جب زندگی میرے لیے بہتر ہو اور اس وقت مجھے وفات دینا جب وفات میرے لیے بہتر ہو

آپ فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَىٰ ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَىٰ ثُمَّ أُقْتَلُ ۔

(بخاری باب تمنی الشہادۃ)

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر خدا مجھے زندہ کرے پھر اس کی راہ میں قربان ہو جاؤں۔

موت کا تصور بھی بڑے بڑے بہادروں کے قدموں میں لرزہ پیدا کر دیتا ہے۔ بڑے بڑے سورماؤں کے دل دہل جاتے ہیں۔ نبضیں چھوٹ جاتی ہیں۔ لیکن وہ اشجع الناس صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار ملتا ہے تو آپؐ موت کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا:۔

"اللہ نے ایک بندہ کو دنیا اور اپنے درمیان اختیار دیا۔ کہ میرے پیارے دنیا میں رہنا چاہتے ہو تو بھی آپ کو اختیار ہے۔ اگر میرے پاس آنا چاہتے ہو تو بھی آپ کو اختیار ہے اس بندہ نے اللہ کو اختیار کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سُنا تو رو پڑے ابو سعیدؓ خدری کہتے ہیں۔ ہمیں حضرت ابو بکرؓ کے رونے پر بہت تعجب ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کی بات کر رہے ہیں وہ بندہ جسے خدا نے اختیار دیا تھا۔ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔"

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر)

اُحد کے میدان میں صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق و استقامت کا جو نمونہ دکھایا۔ اس کی بنا پر درگاہ خداوندی سے انہیں یہ سند عطا ہوئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۔

(احزاب آیت: ۲۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں میں سے کچھ ایسے مرد بھی تھے جنہوں نے خدا سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کر دکھایا۔ ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ اور وہ بھی ہیں جو اس انتظار میں ہیں :-

احد کی وادی میں صحابہؓ نے اپنے خون سے تاریخ کا ایک تابناک باب رقم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ احد پہاڑ کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل ان مردانِ باوفا کے مزاروں پر جا کر حضور صلی اللہ علیہ نے دعا کی اور کیفیت یہ تھی کہ آپؐ اس طرح ان سے رخصت ہوئے جیسے کوئی زندہ عزیزوں سے رخصت ہو رہا ہو۔

اس اُحد کی وادی میں ایک واقعہ میرے آقا و مولیٰ کی شجاعت کا بھی ظہور میں آیا۔ کافر سردار اُبی بن خلف کا جب مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سامنا ہوتا تو وہ کہتا۔ محمدؐ! میں ایک گھوڑا پال رہا ہوں۔ اسے ہر روز دانہ کھلاتا ہوں۔ اس پر سوار ہو کر آپؐ کو قتل کروں گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسے جواب میں فرماتے۔ نہیں انشاء اللہ میں تمہیں قتل کروں گا۔ وہ اُحد کے روز یہ کہتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ اگر اب آپؐ میرے ہاتھوں سے بچ جائیں تو میری کوئی زندگی نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس کا دفاع کرتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا اسے آنے دو۔ جب وہ قریب آیا تو حضورؐ نے حارثؓ بن صمہ سے نیزہ لیا۔ اور اس کی گردن پر ہلکا سا وار کیا۔ نیزے کا لگنا تھا کہ وہ چیختا چلاتا واپس ہوا کئی دفعہ وہ گھوڑے سے گرتا گرتا بچا۔

(ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۶۰۱)

اور یہی دہراتا رہا مجھے مار دیا۔ مجھے مار دیا کفار قریش نے کہا تو دل ہار بیٹھا ہے کوئی بڑا زخم نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا مجھے تو مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا تو میرے ہاتھوں قتل ہوگا۔ خدا کی قسم اگر وہ مجھ پر صرف تھوک دیتے تو میں مر جاتا۔ چنانچہ مکہ لوٹتے وقت اسی زخم سے سرف مقام پر وہ واصل جہنم ہو گیا۔ (ابن ہشام صفحہ ۶۰۲)

ایسا اعتماد کہ صحابہؓ سے فرمایا اسے آنے دو اور برسوں تیاری کرنے والے کو ایک ہی وار میں اگلے جہان پہنچا دیا۔

ایک غزوہ سے واپسی پر غورث نامی بدو نے دوپہر کے وقت جب صحابہؓ درختوں کے سایہ میں قیلولہ کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ وسلم کی تلوار سونت کر کہا محمدؐ! اب آپؐ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اور بظاہر نظر اس نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ کہ اب وہ تلوار ہاتھ میں تھی اور حضورؐ تھے اب اس کے ناپاک منصوبے کی راہ میں اس کے نزدیک کون حائل تھا۔ لیکن اشجع الناس نے کمال اطمینان سے فرمایا۔ اللہ۔ سچ یہی ہے کہ اللہ کے مقرب بندے سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ۔

(احزاب آیت: ۳۹)

جو خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اور اس سے ڈرتے ہیں۔ وہ سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے۔

غارِ ثور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے نرم دل ساتھی ابوبکرؓ تھے دشمن آپؐ کی تلاش میں غار تک پہنچ گئے۔ ان کے پاؤں نظر آئے تو ابوبکرؓ نے محبوبؐ خدا سے عرض کی یا رسول اللہ اگر یہ جھک کر اندر جھانکیں تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں۔ خدا پر یقین رکھنے والے بہادر قائد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ تیرا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا خود خدا ہے۔

(بخاری کتاب المناقب مناقب ابی بکر)

مومن بزدل نہیں ہوتا اور سب سے بڑے مومن تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ خدا سے ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ما یتعوذ من الجبن)

اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابیؓ سعد بن ابی وقاصؓ اپنے بچوں کو دعا سکھایا کرتے تھے۔

اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ)

اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں بزدل ہر دھماکے کیا تو ڈرتا ہے۔ ہر خطرہ کے وقت اس کا دل ڈوبتا ہے۔ اس کی وہی مثال ہوتی ہے پتھر کھڑکا بندہ مرکا۔ لیکن بہادر صرف ایک بار مرتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی ہزار سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشہور شاعر لبید کا یہ مصرع اکثر پڑھتے۔

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

کہ سوائے خدا کے ہر چیز باطل ہے صرف اللہ باقی رہے گا۔ رہے نام اللہ کا۔ جب موت کا وقت مقرر ہے تو پھر ڈر کس بات کا۔

موت کا اک دن معیّن ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی۔

میرے آقا نے اپنی قوم سے کیا کہا تھا۔ کہ وہ آپؐ کی اولادؓ اور آپؐ کے اصحابؓ کے جانی دشمن ہو گئے کیا کیا ظالموں نے ظلم و ستم نہیں توڑا۔ آج بھی اس کو سن کر انسانیت کی جبین عرق آلود ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے لالچ دیا۔ دھمکیاں دیں۔ بائیکاٹ کیے۔ استہزاء تمسخر میں حد کر دی۔ انہوں نے زبان سے بھی چرکے لگائے تلوار سونت کر میدان وغیٰ میں بھی آئے۔ طائف کے ظلم کو یاد کریں تو آج بھی آنکھ نمناک ہو جاتی ہے۔ ظالم نماز بھی پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ کمر پر اونٹ کی بچہ دانی گندے سے بھری ہوئی رکھ دی۔ صحابہؓ کو دہکتے کوئلوں پر لٹا کر سینے پر خود بیٹھ جاتے مصائب کے ان طوفانوں اور ابتلاؤں کے اس جھکڑ میں آمنہ کے لال میرے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ایک جرنیل کی طرح کھڑے رہے۔

آپ کے چچا ابوطالب سردار قریش دشمن کی دھمکی سے ڈگمگا گئے اور کہا۔

یا ابن اخی۔ اے بھتیجے تیری قوم نے مجھے کہا ہے۔ اب بات برداشت سے باہر ہے تم ایک طرف ہو جاؤ۔ ہم اس سے خود نپٹ لیں گے۔ اب یا وہ رہے گا یا ہم۔ بھتیجے! مجھ پر اور اپنی جان پر رحم کر۔ مجھ پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

یہ سنا تو اس صاحبِ عزم اور شجاع نے فرمایا:-

چچا!

لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علی ان اترک هذا الامر حتی یظهره الله او اهلك فیه ما ترکته

اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند بھی رکھ دیں اور یہ چاہیں کہ میں اس سے باز رہوں تو یہ ممکن نہیں۔ یا خدا اس دین کو غالب کر دے گا یا میں اس کوشش میں جان دے دوں گا۔ مردانِ حق حالات کی سنگینی سے کب ڈرا کرتے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے ماحول کے خونی منظر سے
اس حال میں جینا لازم ہے جس حال میں جینا مشکل ہو

ساری دنیا ایک طرف ہے۔ اپنے بھی ساتھ چھوڑتے نظر آتے ہیں۔ لیکن میرے آقا ہیں کہ قدم پیچھے نہیں ہٹاتے آخری سانس تک غلبۂ حق کے لیے کوشاں رہنے کا عزم ہے

اسی شجاعت، عزم اور استقامت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعوئے نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جاتے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اوّل سے آخر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے ہمکی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے... وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لیے تعاقب کیے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ .... توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنا لیا"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۸)

کوئی دنیوی قائد ہو تو ان حالات میں ہجوم یاس میں گھبرا کر سب چھوڑ چھاڑ کر دیرانوں میں چلا جائے لیکن اس اشجع الناس نے یہ سب کچھ برداشت کیا۔ جرأت اور بہادری سے مقابلہ کیا۔ خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے متیٰ نصر اللہ کی آواز بلند کی۔ اور خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وعدوں کے مطابق اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ کے خدائی مژدہ کے مطابق اپنے دین کو مکمل کیا۔ حق غالب آیا۔ ظلم توڑنے والے کچھ مٹ گئے بہت آپ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو گئے

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اعلانِ نکاح

(۱) میرے دوست برادرم مکرم مرزا نسیم احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور کا نکاح عزیزہ مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا نصیر احمد صاحب آف لیسٹر لندن کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ لندن نے مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو لیسٹر (لندن) میں پڑھا۔ جملہ احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ ہر دو فریق کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

(منور احمد۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی۔ لاہور)

گمشدہ رجسٹر

اپنی دکان سے گھر جاتے ہوئے دکان کے حسابات کا کھاتہ راستہ میں کہیں گر گیا ہے اگر کسی دوست کو ملا ہو تو براہ مہربانی میری دکان پر پہنچا دیں ممنون ہوں گا

(خواجہ عبدالمومن، مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ

مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ

قرآن میں اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں ہر اس چیز میں سے جو خدا نے انہیں دی ہے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب و تحریص دلائی ہے اور ساتھ ہی پھر اس کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۝

(حدید آیت نمبر ۱۲)

کیا کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو (اپنے مال کا) اچھا ٹکڑہ کاٹ کر دے تاکہ وہ اس کے لئے بڑھائے۔ اور اس کے لئے ایک معزز بدلہ مقرر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَاَنْفَقُوْا لَھُمْ اَجْرٌ کَبِیْرٌ۔ (سورہ حدید آیت ۸)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

نیز فرمایا:۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔

(آل عمران آیت ۹۳)

تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ (بقرہ ۴۱)

تم نے جو عہد میرے ساتھ کیا اسے پورا کرو تب میں نے جو عہد تمہارے ساتھ کیا اسے پورا کروں گا۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں مال و دولت سے نوازے۔ ہمیں اپنی نعمتوں، رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ ہمیں دنیا اور آخرت میں ہر قسم کی بھلائی اور خیر عطا کرے۔ ہم خوشحال رہیں۔ ہم تنگدست نہ ہوں اور ہمیں خدا کی رضا حاصل رہے تو اس کا یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنے اچھے سے اچھے اموال میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہیں۔ احادیث میں بھی انفاق فی سبیل اللہ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دلائی ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ یَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ۔

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ملتا ہے۔

ان دو حدیثوں سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہر روز صبح کے وقت اس فرشتہ کی دعا لیں۔ جو ہماری مالی وسعت کے لئے دعا کرتا ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے خرچ کرنے کا بدلہ سات سو گنا تک مل سکے تو اس کا یہی طریق ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے پسندیدہ اور پاک مال زیادہ سے زیادہ خرچ کریں۔

اور جماعت احمدیہ کا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا یہ ہے کہ ہم اپنے چندہ جات ہر قسم وعدہ سے بڑھ کر مدت ختم ہونے سے پہلے ادا کرتے چلے جائیں۔ تاکہ جو خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں زیادہ ملنے کے وعدے ہیں۔ وہ بھی بروقت پورے ہوں۔

یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کا تقوےٰ اختیار کرتے ہوئے اس سے ڈرتے ہوئے جتنا زیادہ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر نا معلوم ذرائع سے خدا تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ دیتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص جا رہا تھا۔ بادل سے آواز آئی کہ اے بادل فلاں شخص کے باغات اور کھیتوں کو سیراب کرو۔ اس آدمی نے اِدھر اُدھر دیکھا اسے کوئی نظر نہ آیا۔ بارش شروع ہو گئی۔ اور پانی ایک نالے میں سے ایک خاص سمت چلنا شروع ہو گیا۔ وہ آدمی بھی نالے کے کنارے پانی کے بہاؤ کی طرف چلنے لگا۔ کیا دیکھتا ہے کہ باغات ہیں اور پانی زیادہ تر باغات میں داخل ہو رہا ہے اور ایک آدمی کسّی سے پانی کو اِدھر اُدھر کر رہا ہے۔ اس کا نام پوچھا تو وہ وہی تھا جو ابھی اس نے سنا تھا۔ باغات والے سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ پانی کا رُخ خاص طور پر تیرے باغات اور کھیتوں کی طرف ہے۔

اس نے کہا کہ میری سال کی جتنی آمدن ہوتی ہے اس کا ایک حصہ باغات اور کھیتوں کی سیرابی کے لئے رکھتا ہوں ایک حصہ بیوی بچوں کے لئے رکھ لیتا ہوں اور تیسرا حصہ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہوں اس لئے آج بادلوں کو حکم ملا کہ وہ میرے باغات کو سیراب کریں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ:۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۝ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ (طلاق آیت ۳)

جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کا تقوےٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس (کی آسانی) کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی دیتا ہے اور اسے ایسے ذرائع سے رزق دیتا ہے کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں سے آگیا۔

پس خدا تعالیٰ سے مالی وسعت اور کشائش حاصل کرنے کا یہی ذریعہ ہے جسے کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

خدا کی راہ میں دینا
دینا نہیں ہے لینا

درخواستِ دعا

○ خاکسار ایک سال سے زائد عرصہ سے آنکھ کے السر کی وجہ سے بیمار ہے۔ علاج کے باوجود تکلیف رفع نہیں ہو رہی۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ چکوال)

○ میرے والد محترم قاضی بشیر احمد کھوکھر صاحب بیمار ہیں۔ بخار اتر گیا ہے لیکن کمزوری ہے اور قے آنے کی تکلیف باقی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے ابو جان کو صحت عطا کرے اور ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

(فریدہ بشریٰ۔ نشتر روڈ شیخوپورہ)

○ میرے والد محترم چوہدری عبد الغنی صاحب کی دو ماہ قبل ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ سی۔ ایم ایچ کھاریاں میں آپریشن کے بعد اب گھر پر ہی زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انور چک ۳۷ خبولی ضلع سرگودھا)

○ میرے داماد مکرم ملک عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چورا سگھر ضلع شیخوپورہ عرصہ ۳ ہفتے سے بعارضہ ملیریا علیل ہیں نیز صوفی محمد امین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو احباب کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حکیم علم الدین صاحب مرحوم کا ذکر خیر

از مکرم قدرت اللہ صاحب - پیر محل

مکرم و محترم حکیم علم الدین صاحب مرحوم آف پیر محل ان مخلصین میں سے تھے جنہیں احمدیت کی صداقت خود اللہ تعالےٰ نے بتائی تھی - مرحوم اپنی احمدیت میں داخلہ کی داستان اس طرح بیان فرمایا کرتے تھے کہ ملازمت کے دوران انہیں ایک درخواست لکھوانے کے سلسلہ میں مشکل پیش آرہی تھی جب کوئی رفیق کار کام نہ آیا تو ایک احمدی سٹینو سے رجوع کرنے کے لئے کہا گیا اور ساتھ ہی یہ تنبیہہ بھی کی گئی کہ دیکھنا ان سے متاثر ہو کر احمدی نہ ہو جانا۔ مرحوم نے انہیں یقین دہانی کروائی کہ ایسا نہیں ہوگا۔ دوسرے روز مرحوم مذکورہ احمدی دوست کے پاس گئے اور اپنا مدعا بیان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ آپ میرا کام کریں یا نہ کریں میں احمدی نہیں ہوں گا۔ مرحوم نے فرمایا کہ وہ بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے اور اپنی اوّلین فرصت میں میرا مقصد حل کر دیا۔ مرحوم ان کے اخلاص سے اس قدر متاثر ہوئے کہ باوجود غیر از جماعت احباب کے منع کرنے کے بسا اوقات ان سے ملتے رہتے۔ ایک دن اس احمدی دوست نے مرحوم سے کہا کہ میں اپنے عقیدہ کے متعلق کوئی بات نہیں کروں گا لیکن تمہیں سچائی کی تلاش کا ایک طریق بتاتا ہوں۔ اس پر تین رات عمل کرنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تین رات تنہائی میں تہجد کے وقت خلوص دل سے خدا تعالےٰ سے احمدیت کی صداقت کے متعلق استفسار کریں۔ اگر خدا تعالےٰ نے کوئی راہنمائی کی تو احمدیت قبول کر لینا بصورت دیگر اپنے مسلک پر بدستور قائم رہنا۔ مرحوم فرماتے تھے کہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ آخری رات مرحوم جب گڑگڑا کر اپنے مولا سے دعا کر رہے تھے تو ان پر حقیقت آشکار ہوگئی۔ آپ فرماتے تھے کہ میری اس رات کی مضطرب حالت نے میری بیوی کو جگا دیا۔ وہ میری یہ حالت دیکھ کر رونے لگی کہ میرے خاوند پر جادو کا اثر ہو گیا ہے یا خدانخواستہ یہ پاگل ہو گئے ہیں۔ بڑی مشکل سے اسے اصل راز سے آشنائی ہوئی۔ مرحوم کا بیان ہے کہ حقیقت پا لینے کے بعد ان پر مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ مصائب اور مشکلات کے طوفان توڑے گئے لیکن پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ خدا تعالےٰ نے ہر میدان میں کامیابی سے ہمکنار کیا۔ بعد ازاں مرحوم نے احمدی دوستوں سے علم قرآن اور تفسیر حاصل کیا۔ قرآن پاک پر اتنا عبور تھا کہ دور بیٹھے تلاوت کرنے والے کسی بھی دوست کی غلطی کی درستی کروا دیا کرتے تھے۔

مرحوم فوج میں میڈیکل شعبہ میں میل نرس تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس کام میں ترقی کا راستہ مسدود ہے۔ لیکن میری دیانت داری اور اپنے کام میں لگن نے افسران کو مجھے ترقی دینے پر مجبور کر دیا تھا۔ ورنہ قانوناً ترقی کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ فوج میں ان کی جاب پر مزید ترقی دینے کا اپنی نوعیت کا واحد واقعہ تھا۔

مرحوم بڑے دعاگو اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لینے میں پیش پیش ہوتے۔ ہمیشہ اپنے مقررہ بجٹ سے فاضل چندہ ادا کیا۔ اپنی غیر احمدی اولاد جس سے انہیں ہر قسم کی دنیاوی سہولت میسر آسکتی تھی۔ اس کو نظر انداز کر کے احمدیت کے ناطہ کی وجہ سے ایک درویشانہ زندگی اختیار کی۔ محلات کو نظر انداز کر کے البیت الناصر میں ایک کٹیا میں دھونی رما کر بیٹھ جانے کو ترجیح دی۔

چونکہ حکمت سے تعلق تھا حسن اخلاق اور انسانی ہمدردی کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ہاتھ میں ایسی برکت ڈال دی تھی کہ دور دور سے مریض کھنچے چلے آتے تھے۔ غریب مریضوں سے کبھی کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا۔ بلکہ اکثر ان کو سفر خرچ دے دیا کرتے تھے۔ سلسلہ کی خدمت کے بعد جو بچ رہتا وہ ضرورتمند احباب کو قرض حسنہ دے دیتے۔ بہت دوستوں نے فائدہ اٹھایا۔ جو دوست قرضہ کی واپسی پر پریشان کرتے دوبارہ مانگنے پر پھر ان کو دے دیا کرتے۔ ہر سال اپنے باغ کے قلمی آموں سے احباب جماعت کی تواضع کیا کرتے۔

مربیان سلسلہ سے بے حد شفقت سے پیش آتے۔ ہمارے ہاں جتنے بھی مربی صاحبان مقیم رہے ہر ایک سے ان کے طبعی میلان کے مطابق سلوک روا رکھتے۔

حقیقت یہی ہے کہ پیر محل میں احمدیت کی شناخت اور نیک نامی ان کے نام سے وابستہ ہے۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے ایسے ایسے روح پرور اور ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے کہ بار بار سننے سے بھی جی نہیں بھرتا تھا۔

الغرض مرحوم جنہیں مرحوم کہتے زبان ساتھ نہیں دیتی۔ سراپا مجسم حسن و احسان تھے۔ دعا ہے خدا تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

قرارداد تعزیت

وقف جدید کا یہ خصوصی اجلاس محترم نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب کی وفات پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ محترم نواب زادہ صاحب مرحوم وہ خوش قسمت انسان تھے جو حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بطن سے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے ہاں مارچ ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوئے اور ۴/۸/۸۴ کو ۷۱ سال کی عمر پا کر اپنے خالق حقیقی کے پاس چلے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔ آپ نے عظیم المرتبت بزرگ والدین کے زیر تربیت خالص دینی اور روحانی ماحول میں پرورش پائی۔ اور دینی تعلیم کے حصول کے علاوہ ہندوستان کی نہایت بلند پایہ درسگاہ سٹیفنز کالج میں تعلیم حاصل کی۔ آپ دین کا درد رکھنے والے نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نہایت منکسر المزاج ملنسار تھے اور ہر چھوٹے بڑے سے بڑی خوش اخلاقی سے پیش آیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے بزرگ والدین کے نقش قدم پر اپنی اولاد کی تربیت خالص دینی اور روحانی ماحول میں کی۔ چنانچہ آپ کے ایک فرزند نواب زادہ منصور احمد خان صاحب اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون ملک خدمت بجا لا رہے ہیں۔

مجلس وقف جدید اپنے خصوصی اجلاس میں محترم نواب زادہ صاحب موصوف کی وفات پر قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم نواب صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ اور جملہ اقربا سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم نواب زادہ صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس وقف جدید ربوہ)

تصحیح

مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۴ء میں مندرجہ ذیل وصایا شائع ہوئی ہیں:

رشیدہ بی بی مسل نمبر ۲۵۵۷۳، سعید احمد بٹ مسل نمبر ۲۵۵۷۴، تاج بی بی مسل نمبر ۲۵۵۷۵۔ جن میں گواہ نمبر ۱ غلطی سے عبد الغفار ناز کی بجائے عبد القادر شائع ہوا ہے۔ تاج بی بی کی ماہوار آمد ۱۰۰/- روپے کی بجائے ۱۰۰۰/- روپے شائع ہوئی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

① مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بنت حاجی بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۲۳۳۷ سابقہ سکونت احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ ہے۔

اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

② مکرمہ مرتضائی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ ضیاء الدین پانی پتی۔ سابقہ پتہ لاہور کے ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"الفضل"
کی اشاعت میں توسیع کا ایک ذریعہ
اشتہارات
کے ذریعہ الفضل کی مالی پوزیشن مستحکم کرنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

• میرے بیٹے خدا بخش ناصر ریڈیولوگسٹ میو ہاسپٹل لاہور کی خوشدامن مکرمہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری احمد جان صاحب مکان نمبر ۵۸ دھرم پورہ مصطفےٰ آباد لاہور بقضائے الٰہی اچانک ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی شب کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

رات کو ہی جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا اور ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء صبح ۹ بجے نماز جنازہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے البیت المہدی کے ملحقہ احاطہ میں پڑھائی۔

آپ وہ خوش نصیب خاتون تھیں جن کو میاں محمد افضل صاحب ادجلوی کی بہو ہونے کا فخر تھا۔ آپ کے خسر صاحب ۱۸۹۴ء میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ساتھ بیٹھ کر ایک دفعہ کھانا کھانے اور رسالہ تشحیذ الاذہان کے پہلے منشی مقرر ہونے کا شرف حاصل تھا۔

مرحومہ نیک سیرت۔ مہمان نواز، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار مخلص کارکنہ تھیں۔ آپ کی سات بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے میری عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(مولا بخش ۱۴/۲۴ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

میری ہمشیرہ نسبتی عزیزہ جمیلہ ثروت بی۔ اے۔ بی ایڈ بنت محترم شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم آف سیالکوٹ قضائے الٰہی سے ۲۹ ستمبر ۱۹۸۴ء کو تقریباً ۱۰½ بجے شب اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ بے حد صابرہ، شاکرہ، متقی، اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والی اور ہر حال میں اپنے مولا کریم کی رضا پر راضی رہنے والی بلند حوصلہ خاتون تھیں۔ مرحومہ کی چار بہنیں محمود ثروت، رشیدہ ثروت، لطیفہ تنویر، اور نصرت تنویر اور دو بھائی شیخ عبدالخالق اور شیخ عبدالرشید ظفر ہیں۔ اور ایک اکلوتا بیٹا عزیز ضیاء الحق انور بعمر پونے نو سال ہے۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ بعد نماز عصر البیت المہدی کے باہر مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے اکلوتے بیٹے عزیزی ضیاء الحق انور کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

عزیزہ جمیلہ ثروت کی المناک وفات پر خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ کی قابل احترام خواتین، نیز ربوہ کی بے شمار مستورات اور مرد حضرات اور ربوہ کی درسگاہوں کی طالبات اور ٹیچرز اظہار تعزیت کی غرض سے تشریف لائیں۔ خصوصاً گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی ہیڈ مسٹریس صاحبہ اور سٹاف ممبرات نے بے حد اظہار ہمدردی اور افسوس کیا۔ مرحومہ کے لواحقین تمام احباب اور مستورات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب تعزیت کنندگان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(پروفیسر ملک مسعود احمد ایم۔ اے ۲/۱ب دارالصدر شمالی ربوہ)

• میرے والد محترم غلام جیلانی باجوہ صاحب جو طویل عرصہ سے بیمار تھے مورخہ ۱۹۸۴/۱۰/۲۱ کو رات ساڑھے آٹھ بجے سول ہسپتال کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ابراہیم باجوہ ایڈووکیٹ ۱۴/۲۸/۲ منظور کالونی کراچی ۱۴)

تلاش گمشدہ

(۱) میرا ایک عدد لاکٹ جس پر اللہ کندہ ہے اور اس میں نگ جڑے ہوئے ہیں البیت اقصیٰ کے علاقہ میں کہیں گر گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں جزاکم اللہ

(بیگم مجید احمد خان "المامون" دارالصدر شمالی ربوہ)

آپس میں بھائی بھائی بمنزلہ اعضاء ہو جاؤ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے اور آپس میں بمنزلہ اعضاء نہ ہو جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے انسان کا جب بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جاتا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں جو شخص پہلے اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی نہیں رکھتا۔ یہ بات سہل نہیں۔ یہ مشکل بات ہے۔ سچی محبت اور چیز ہے اور منافقانہ اور دکھاوے کے مومن پر بڑے حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کی جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگزر سے کام لے۔ خدا کا یہ منشاء نہیں کہ تم ایسے رہو۔ اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائے گی۔"

(ملفوظات جلد دہم حاشیہ ص ۷۴)

(نظارت اصلاح وارشاد)

اہم خبروں کا خلاصہ

: ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء :

○ خواندگی کی تعلیم کے صدر چین کے دو ہفتے کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ چین میں خواندگی کا جائزہ لیں گے۔

○ لبنانی فوج نے بیروت شہر میں محاصرہ کے ذریعہ وہ لڑائی ختم کرا دی ہے جو دو فریقوں کے درمیان شروع ہو گئی تھی۔

○ جکارتہ کے جنوب میں ایک دھماکہ کے نتیجے میں ۲۵ افراد ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہو گئے ہیں ہسپتال کے ذرائع نے بتایا ہے کہ زیادہ زخمی موقع پر ہلاک ہو گئے تھے ان میں سے سات زخمی ہسپتال میں جا کر ہلاک ہوئے۔

○ ملتان ڈویژن میں پانی کی سپلائی اور نکاسی کی ۲۵ سکیموں پر عمل درآمد مکمل کر لیا گیا ہے۔ ملتان کے ترقیاتی ادارے نے ترقی کی متعدد دیگر سکیمیں بھی مکمل کی ہیں۔

○ آج پشاور میں صوبہ سرحد کی صوبائی کونسل کے اجلاس میں صوبے میں آبپاشی کی ترقی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ کونسل کے اجلاس کی صدارت گورنر صوبہ سرحد لیفٹیننٹ جنرل فضل حق کر رہے ہیں۔

○ لندن۔ بھارت اپنی فوج کو جس طرح جدید ہتھیاروں سے لیس کر رہا ہے۔ تیسری دنیا کے کسی بھی ملک میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ بات جنگی حکمت عملی کے مطالعہ کے بین الاقوامی ادارے نے اپنی ایک رپورٹ میں بتائی۔ اس مقصد کے لئے بھارت روسی طرز پر اندرون ملک ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ ان میں ۲۷ ٹینک اور مگ ۲۳ جنگی جہاز شامل ہیں۔ اس کے باوجود بھارت مغربی ملکوں سے جدید ہتھیار خرید رہا ہے ان میں مغربی جرمنی سے آبدوزیں، برطانیہ سے سی ہیرئیر، فرانس سے میراج اور جیگوار طیارے شامل ہیں۔

○ پاکستان نے کارمل انٹرنیشنل کے ان الزامات کی تردید کی ہے کہ پاک فوج نے ۲۴ اکتوبر کو صوبہ پاکتیا کے علاقے "جاجی" میں فائرنگ کی تھی۔ ان الزامات کی تردید کے سلسلہ میں افغان ناظم الامور کو آج دفتر خارجہ میں طلب کر کے پاکستان کے موقف سے آگاہ کیا گیا۔

• خط و کتابت کرتے وقت پتہ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

ربوہ سے باہر مسلسل تین ماہ قیام کے بعد واپسی پر مجھے ڈھیر جمع شدہ ڈاک ملی۔ اس میں محترمہ آپا نصیرہ بیگم صاحبہ مرحومہ (بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم) عزیزم محترم خان مسعود احمد صاحب مرحوم کی وفات اور پھر محترمہ بھابی جان حضرت بوصاحبہ مرحومہ و مغفورہ (بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب) کی وفات پر مخلصین و ہمدرد جماعت اندرون و بیرون پاکستان اور مختلف لجنات کی طرف سے تعزیتی خطوط و قراردادہائے تعزیت ملے۔ اب چونکہ کافی وقت گزر چکا ہے۔ خاکسار انفرادی طور پر ہر ایک کو ان کی ہمدردی و خلوص کا جواب تشکر نہیں دے سکتی۔ لہٰذا اس نوٹ کے ذریعہ میں ہر ایک کی انتہائی ممنون ہوتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو ہمارے اس اجتماعی غم میں شریک ہو کر تسکین کا موجب بنے۔ بلاشبہ یہ اخوت و محبت و ہمدردی اور غمگساری محض اور محض حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی برکت کی مرہون منت ہے۔ جو ہم ایک دوسرے کے دکھ کو اپنا باہمی دکھ سمجھتے ہوئے بیقرار ہو جاتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

آپ سب سے دعا کی یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ تمام احباب کرام اب یہ دعائیں مسلسل کریں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو بطفیل اپنی پوری عزیز جماعت کے آئندہ ہر قسم کے رنج و محن اور ہر قسم کی آزمائش سے محض اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ اللّٰھم آمین!

خاکسار
(مہر آپا)

وظائف

ایک پبلک ٹرسٹ کی جانب سے پاکستان کی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں سائنس، میڈیسن، ٹیکنیکی اور پیشہ ورانہ کورسوں میں زیر تعلیم طلباء کے لئے میرٹ کے ساتھ ساتھ ان کے گھریلو مالی حالات کی بنیاد پر وظائف کی پیشکش کی جاتی ہے۔ خواہشمند طلباء درخواست فارموں کے حصول کے لئے درج پتہ پر لکھیں:۔

سیکرٹری معرفت پوسٹ بکس ۱۶۷۷ روزنامہ جنگ کراچی

(روزنامہ جنگ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

الفضل میں اشتہار دینے کے فوائد

الفضل۔ بفضلہ تعالیٰ پاکستان کی تمام جماعتوں میں تقسیم ہوتا ہے اور متعدد بیرونی ممالک میں بھی بھجوایا جاتا ہے۔

لہٰذا الفضل میں اشتہار دینا آپ کے کاروبار اور تجارت میں اضافہ و ترقی کا موجب بنتا ہے کیونکہ الفضل واحد اخبار ہے جس کے ذریعہ آپ نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی آپ اپنی تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

(انچارج شعبہ اشتہارات الفضل ربوہ)

جن قارئین کو پرچہ نہیں مل رہا

امراء کرام اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مناسب رنگ میں جماعتوں میں اعلان فرما دیں کہ الفضل کے جن خریداران کو بذریعہ ڈاک پرچہ نہیں مل رہا۔ وہ فوری طور پر خریداری نمبر کا حوالہ دیتے ہوئے دفتر الفضل کو مطلع کر دیں۔

(مینجر الفضل)

الفضل کے بارے میں قارئین کے تاثرات

(۱)

بیرون ملک سے ہماری ایک محترمہ بہن لکھتی ہیں:۔

"مرکز سے ہزاروں میل دور رہتے ہوئے الفضل کا آنا ایک بہت بڑی نعمت ہے اور مرکز سے رابطہ کا مضبوط ذریعہ ہے آپ اسے بالکل بند نہ کریں۔"

(۲)

اندرون ملک سے ایک دوست نے الفضل کے متعلق یوں اظہار فرمایا:۔

"۱۶ ۶/۸۴ کا پرچہ ملا تھا اور اسکے بعد اب تک کوئی پرچہ نہیں ملا جس کی وجہ سے سخت بے چینی ہے۔ الفضل ہر روز پڑھنے سے دل کو تسکین ہوتی تھی جیسا کہ خوراک صبح و شام کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان حالات کے تحت ہم آج تک فاقہ کر رہے ہیں۔"

(۳)

پھر ایک دوست فرماتے ہیں:۔

"براہ کرم میرا پرچہ بذریعہ رجسٹری بھجوا دیا کریں۔ بے شک ہفتے کے اکٹھے اخبار ہی ہوں۔"

(۴)

ایک مرحوم احمدی بزرگ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:۔

میرے ساتھ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بعض دفعہ تفکرات اور دکھوں سے بھرپور دل سینے میں لئے بیٹھا ..... ہوتا ہوں کہ اچانک تازہ الفضل پر نظر پڑتی ہے اور میں سب سے پہلے ملفوظات حضرت اقدس کا مطالعہ کرنے لگ جاتا ہوں اور جوں جوں پڑھتا جاتا یا بار بار پڑھتا ہوں دل سے غموں کا بوجھ ہلکا ہوتا جاتا ہے۔"

(الفضل ۶ جولائی ۱۹۸۳ء)

(آئی سیف اللہ منیجر الفضل)

مقصود اینڈ سنز

فون 31290

گول امین بورد بازار نزد بیت الفضل فیصل آباد

چاول باسمتی، سیلہ، ٹوٹہ، ولائتی چینی

صابن اور دالیں ہر قسم

بازار سے بارعایت تھوک و پرچون

خرید فرمائیں!

درخواست دعا

میرے تایازاد بھائی ڈاکٹر جاوید منان صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بھائی صاحب کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

(وسیم احمد دارالنصر غربی۔ ربوہ)

ایبٹ آباد میں پلاٹ برائے فروخت

ایک پلاٹ ۲ کنال پر مرلہ جناح آباد کالونی ایبٹ آباد اور ایک پلاٹ ایک کنال ملکیت صاحبزادہ عبدالسلام۔ ملحقہ مکان خود آباد مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد قابل فروخت ہیں خواہشمند حضرات ہر دو پلاٹ کے لئے خاکسار سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرمائیں۔

صاحبزادہ عبدالسلام
ڈاک خانہ جھنگی
مانسہرہ روڈ۔ ایبٹ آباد

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷- نومبر

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ

میں مطب فرمائیں گے:

منیجر دواخانہ حکیم نظام جان۔ کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ: فون: 558